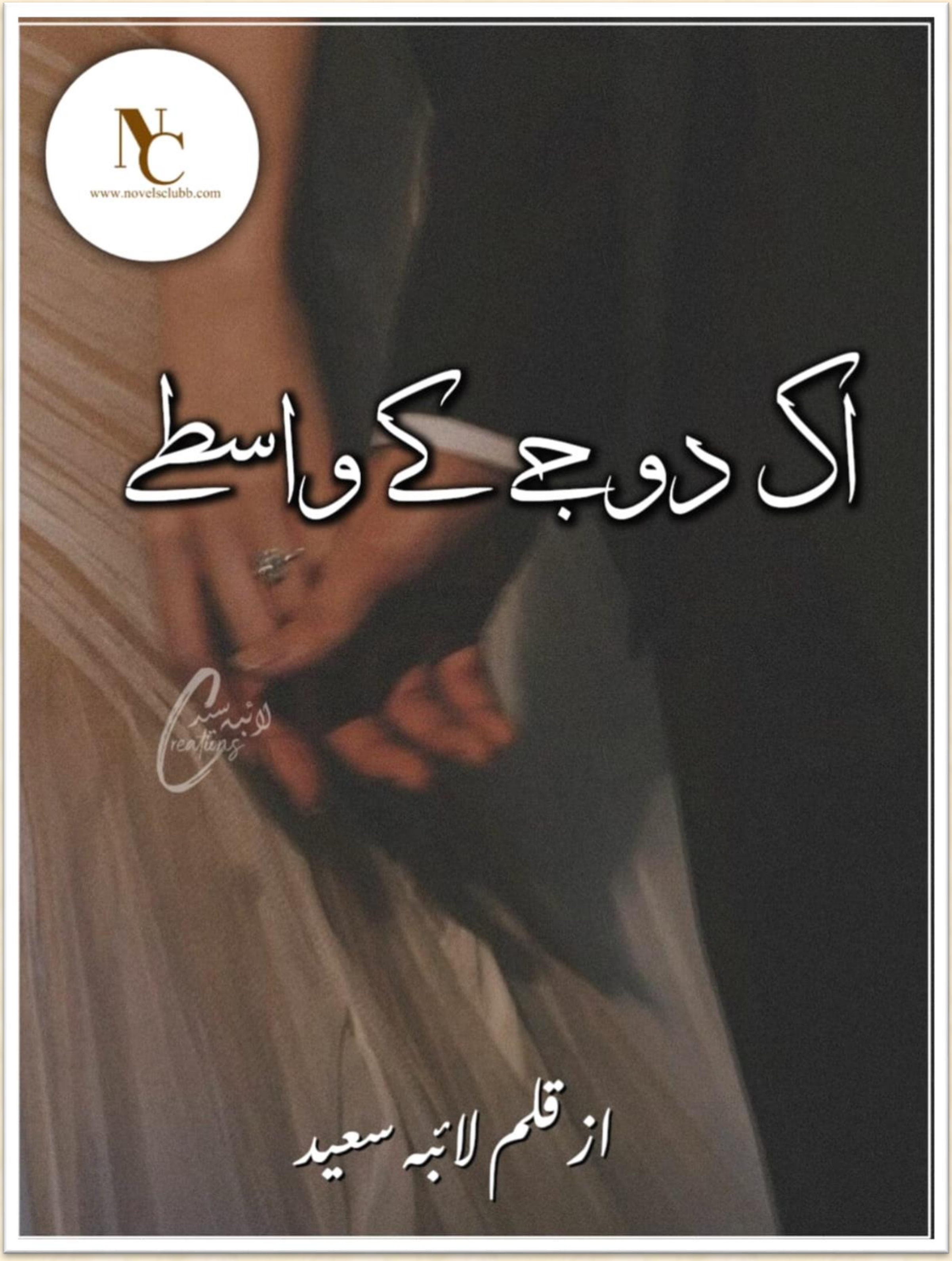
www.novelsclubb.com
اک دوجے کے واسطے
از قلم لائبہ سعید

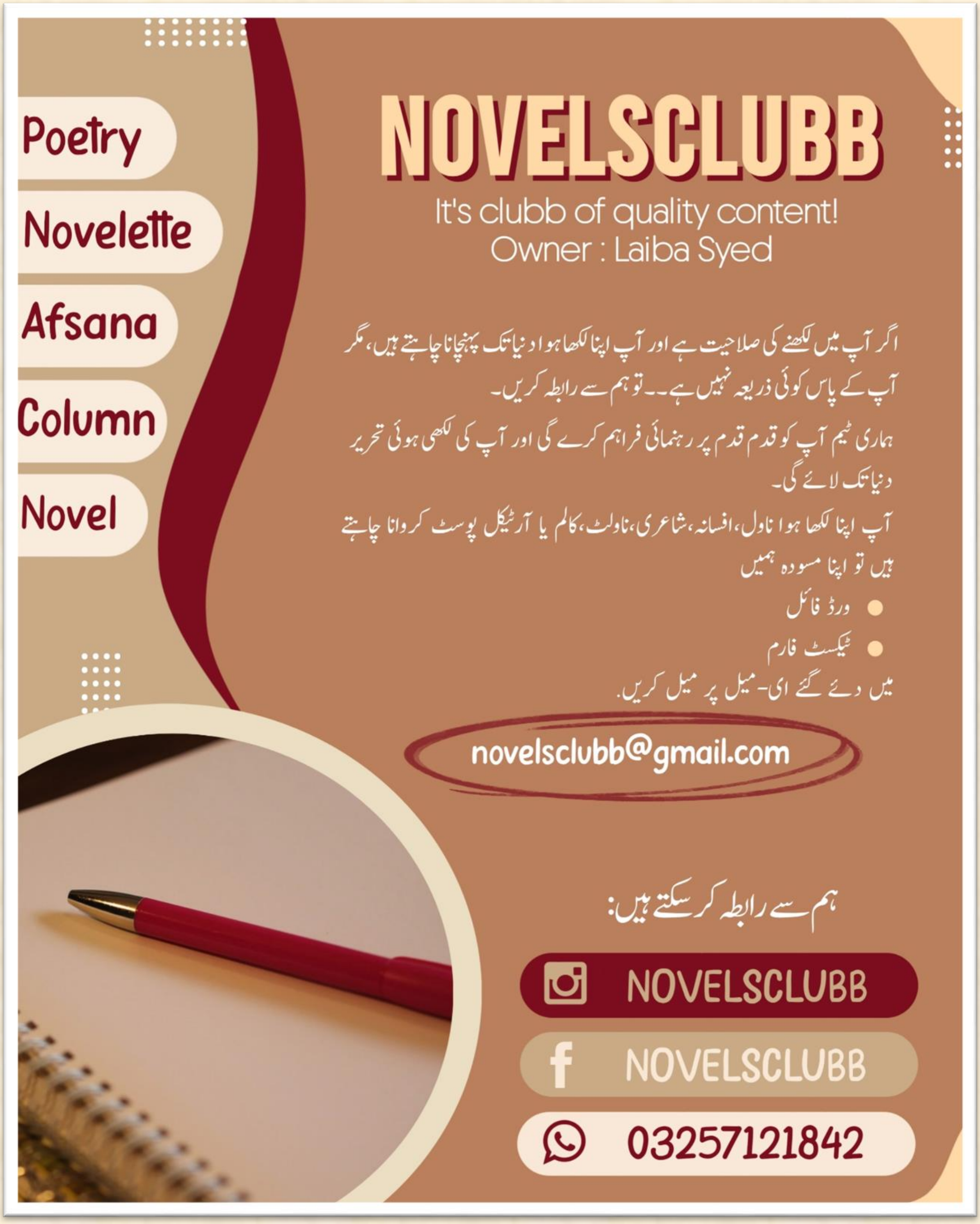
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

اک دوجے کے واسطے

از قلم

لائبہ سعید

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ناول "اک دوجے کے واسطے" کے تمام جملہ حق لکھاری "لائبہ سعید" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے۔ شیرین بیگم نے بھی اب اپنے

گھر شفٹ ہونے کا ارادہ بنا لیا تھا۔ اور اُسی کی تیاریوں میں وہ اور گل لگی ہوئی تھی پچھلے کچھ

دنوں سے

۔

اور دوسری طرف حریم اور تیمور کی بھی ان کچھ دنوں میں کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

معصومہ کی تیمور سے اتنی نہیں بنتی تھی۔ تیمور ذرا فاصلے پر ہی

رہتا تھا معصومہ سے اور معصومہ نے بھی خاص کوشش نہیں کی تھی تیمور سے زیادہ بات

کرنے کی دونوں کے درمیان بے تکلفی نہیں تھی۔ جیسے معصومہ اور شہرام کے درمیان تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔۔

معصومہ کی شہرام سے خوب بنتی تھی۔ لیکن شہرام نے آفس جانا شروع کر دیا تھا اور وہ پہلے

سے کافی مصروف ہو گیا تھا

بلکل بھی ٹائم نہیں ہوتا تھا اُسکے پاس صبح جلدی جانا رات کو دیر سے انا۔۔

یہی وجہ تھی کی معصومہ اب ذرا بور ہونے لگی تھی

معصومہ نے ایک دو بار کوشش کی تھی حریم اور تیمور کی

کمپنی میں بیٹھنے کی لیکن معصومہ کو اُن دونوں کی باتیں بورنگ لگتی تھی۔اسلئے معصومہ زیادہ دیر اُنکے ساتھ بھی نہیں رہ پاتی تھی۔

شہرام اسلئے معصومہ سارا دن
شہرام کی واپسی کا انتظار کرتی۔

معصومہ نے ایک دوبار اکیلے میں حریم سے شکایت بھی کی تھی۔کے اب حریم اسے بلکل وقت نہیں دیتی۔

معصومہ ان دونوں کافی زیادہ احساس ہوگئی تھی۔اسے بلاوجہ تیمور سے چڑ ہوگئی تھی معصومہ کو۔معصومہ کو لگ رہا تھا کہ تیمور کی وجہ سے حریم اُسکے اب بلکل وقت نہیں دے رہی۔

جس پر حریم نے معصومہ کو سمجھایا کے تیمور اور پھوپھو

کچھ دن کے مہمان ہیں اسکے بعد تو میرا سارا وقت تمہارا ہی ہے۔اور ابھی اُنھیں بھی وقت دینا ضروری ہے۔

حریم نے معصومہ کو اپنے اور تیمور کے ساتھ وقت گزارنے کا کہا۔لیکن معصومہ نے آپ دونوں بڑی بورنگ باتیں کرتے ہو کہہ کر آفر کو رد کردیا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

ابھی بھی حریم اور معصومہ لاؤنج میں بیٹھی کوئی سیریل دیکھ رہی تھی۔جو کے معصومہ کی پسند کا تھا۔۔

حریم معصومہ کا بس ساتھ دے رہی تھی۔کیونکہ معصومہ
پچھلے کافی دونوں سے حریم سے ناراض تھی کے حریم
اسکے ساتھ وقت نہیں گزرتی تو اب حریم مجبوراً معصومہ کی ناراضگی دور کرنے کے لیے معصومہ
کے ساتھ ایک انڈین۔
سیریل دیکھنا پڑھ رہا تھا جس میں ہر دوسرے سیکنڈ کوئی نہ کوئی سیڑھیوں سے گر جاتا تھا۔یا پھر بہو ساس کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش کر رہی تھی۔
یہ سب باتیں حریم اس وقت اپنی زبان پر نہیں لا سکتی تھی۔ورنہ پہلے سے ناراض معصومہ اس دفعہ پورے سال کے لیے ناراضگی کا اعلان کر دیتی۔
حریم ٹی وی کو گھور رہی تھی کے تیمور کی آواز پر حریم اور
معصومہ دونوں ہی اسکی طرف متوجہ ہوئی

کیاہو رہاہے لیڈیز۔ تیمور نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے دونوں سے پوچھا۔

کچھ خاص نہیں بس یہ عجوبہ دیکھ رہے تھے

۔۔ حریم نے ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراہٹ

دباتے ہوئے کہا۔

توکزن تھوڑاوقت ہمارے لیے بھی نکال لیں پلیز کیونکہ یہ معصوم کافی بور ہو رہاہے۔ تیمور نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔۔

شاید آپ بھول گئی ہے آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا کے آپ مجھے لاہور کی سیر کروائے گی

تیمور نے حریم سے کہا۔

جی بلکل مجھے اپناوعدہ یاد ہے بھولی نہیں ہو آپ بتائیں کب چلے۔ حریم نے خوشدلی سے پوچھا

۔

معصومہ بھی اب ٹی وی بند کر کے حریم اور تیمور کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

چلیے پھر ابھی ہی چلتے ہیں تیمور نے حریم سے کہا۔

ٹھیک ہے چلتے ہیں لیکن ایسا کرتے ہیں میں مجتبیٰ کو بھی بلا لیتی ہوں۔

۔کیونکہ وہ ہمیں زیادہ اچھے سے گھوما سکتا ہے راستے بھی

اسے سب پتہ ہیں۔ حریم نے تیمور سے کہا۔

جس پر تیمور نے سرہاں میں ہلایا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ کیسے نہ کے مجتبیٰ کے بغیر کئی باہر جانے کا دل نہیں کرتا آپکا

۔معصومہ نے مسکرا کر حریم سے کہا۔

تو اگر ایسا ہے بھی تو اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے وہ

دوست ہے میرا۔ااور وہ میرے لیے اتنا کچھ کرتا ہے اتنا تو میں

بھی کر ہی سکتی ہوں نہ

اسکے لیے کے اسکے ساتھ ہر جگہ جاؤ۔ حریم نے مسکراتے ہوئے ہی معصومہ کو جواب دیا۔

بلکل صحیح بات ہے دوست کا اتنا حق ہوتا ہے

تیمور نے کہا۔

حریم نے مجتبیٰ کو فون کیا اور کچھ وقت کے بعد وہ آفریدی

ہاؤس میں موجود تھا۔ حریم اور معصومہ بھی تیار ہو گئی تھی۔

وہ سب جانے کے لیے تیار ہی تھے کے شہرام بھی آفس سے آگیا

اور معصومہ نے شہرام کو بھی ساتھ چلنے کو

کہا

اب میرے دوست کو بھی ساتھ لے کر چلے گے۔ معصومہ نے

شہرام کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔

نہیں میں تھکا ہوا ہوں میں نہیں چل سکتا معذرت شہرام نے سب

کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ایسے کیسے نہیں چل سکتے یہ تو غلط بات ہے پلیز چلے نہ ہم

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب کو بہت مزا آنے والا ہیں اور آپ

وہ سب مس کر دیں گے۔

معصومہ نے شہرام کو مناتے ہوئے

کہا۔

نہیں معصومہ آپ سب تیار ہو جاؤ میری وجہ سے لیٹ ہو جاؤ گے

مجھے ابھی فریش ہونا ہے اور اس میں ٹائم لگے گا۔۔

ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں جاؤں گی آپکے بغیر۔ معصومہ نے شہرام سے اب ضد کرتے ہوئے

کہا۔ مجھے 10 منٹ دو سب میں آتا ہو شہرام کہہ کر اپنے

کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اور معصومہ یہ سن کر خوش ہو گئی تھی کے اب اسکا دوست

بھی جا رہا ہے۔ معصومہ شہرام کے آنے سے پہلے اتنی خوش

نہیں تھی جانے کے لئے لیکن صرف حریم کی وجہ سے مان گئی تھی۔ ورنہ

معصومہ کو پتہ تھا کے اسے ان سب کے ساتھ بور ہو جانا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

'کیونکہ حریم کے ساتھ مجتبٰی تھااور پھر معصومہ کو پتہ تھاکہ

پھر معصومہ کئ نہیں تھی (اور ایسا معصومہ کو بس لگتا تھا

کے حریم مجتبٰی کے سامنے معصومہ کو بھول جاتی ہے حقیقت

میں ایسا نہیں تھا)

اور جیسے ہی شہرام کو دیکھا تو معصومہ کو پتہ تھاکے شہرام

کی کمپنی وہ سب سے زیادہ انجوائے کرے گی۔اسلئے معصومہ

نے شہرام کو اتنا اسرار کیا کے وہ بھی لازمی چلے

اُن سب نے کافی انجوائے کیا پہلے سب نے لاہور کی تمام

مشہور جگہیں دیکھی پھر ایک پارک چلیں گئے جہاں سب نے ہر

قسم کا عجیب۔وغریب جھولا لیا جسکے بعد معصومہ کی

طبیعت خراب ہو گئی تو مزید کسی بھی جھولے پر نہیں بیٹھی

اور اسکو کمپنی دینے کے لیے

شہرام رک گیا تھا۔

Clubb of Quality Content!

باقی حریم تیمور اور مجتبٰی نے تمام جھولے لیے اور تینوں کو مزا بھی

خوب آیا۔ تیمور اور مجتبٰی کی بھی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

شہرام اور معصومہ کی نظر سامنے سے آتے حریم تیمور اور مجتبٰی

پر پڑی۔

تینوں ان دونوں کی طرف ہی آرہے تھے۔

کیسی ہو اب حریم نے معصومہ کے پاس بیٹھتے ہوئے

پوچھا۔۔

اب بہتر ہوں میرے دوست نے کافی خیال رکھا ہے

میرا۔ معصومہ نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے شہرام کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

شکریہ ادا کرنا چاہیے پھر تو آپ کے دوست کا ہے نہ یہ آواز

مجتبٰی کی تھی جو حریم کے کچھ نہ بولنے پر بولا۔

نہیں شکریہ کیسا یہ تو میرا فرض ہے اور دوست ہی تو دوست کو سنبھالے گا نہ ہے نہ مجتبٰی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

'۔۔۔۔شہرام نے مجتبیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا

بلکل ایسے ہی ہے دوست ہی دوست کے کام آتا ہے۔

' مجتبیٰ نے شہرام کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا

"بہت شکریہ حریم مجھے تو بہت مزا آیا اور یقیناً میرا یہ ٹرپ

کمال بن گیا ہے اور میں اب اس بار جاؤ گا تو واپس آنے کا

انتظار ضرور کروں گا۔

کہا تھا نہ میں نے ایک بار پاکستان سے دل لگ گیا پھر کئی اور

نہیں لگے گا۔۔ حریم نے کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بلکل صحیح کہا تھا اب میں اتفاق کرتا ہو آپکی بات سے کے

واقعی پاکستان میں دل لگ گیا تو کئی اور نہیں لگے گا۔

۔ تیمور نے حریم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

چلو بس کرو اب بہت ہو گئی باتیں مجھے اب بھوک لگی وہ بھی زوروں کی

اب کھانا کھانے چلتے ہیں۔ معصومہ نے سب کو کہا۔

اور سب کو ہی معصومہ کی بات پسند آئی تھی کیونکہ سب کو

اب بھوک لگ تھی۔

اُن سب نے کھانا کھایا

اسکے بعد آئس کریم کھائی اور پھر گھر

کے لیے نکل گئے۔

گھر آ کر سب گھر والوں کو سلام کیا سب ہی الوئنج میں بیٹھے

تھے اور پھر سب نے اپنے دن کے بارے میں بتایا۔۔

سب نے کچھ دیر باتیں کی پھر جب کافی وقت گزر گیا تو مجتبیٰ

نے گھر جانے کی اجازت مانگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجتبیٰ نے سب کو خدا حافظ کہا اور باہر کی طرف بڑھ گیا

حریم اٹھ کر مجتبیٰ

کے پیچھے گئی تو زیادہ تو کسی

نے اس بات کا نوٹس نہیں لیا

لیکن شیرین اور شہرام نے ضروریوں حریم کا اٹھ کر

مجتبیٰ کے پیچھے جانا دیکھا۔۔

شکریہ مجتبیٰ یوں ایک دفاع میرے بولنے پر چلے آنے کے لیے۔

یہ شکریہ اپنے پاس رکھو غیروں کو کہنے کے لیے ایسے الفاظ

بنے ہے۔

ہاں وہ الگ بات ہے تم مجھے یہ شکریہ اسلئے کہہ رہی ہو کے

غیر سمجھتی ہو مجھے مجتبیٰ نے سنجیدگی سے کہا۔

پاگل ہو کیا کیسی باتیں کر رہے ہو۔ تم میرے اکلوتے بیسٹ فرینڈ

ہو۔ تم غیر کیسے ہو سکتے ہو۔ حریم نے ذرا چڑتے ہوئے کہا۔

ہاں تو آئندہ اپنے اس اکلوتے بیسٹ فرینڈ کو یہ شکریہ مت کہنا

کیونکہ اس اکلوتے بیسٹ فرینڈ کو اپنی اکلوتی دوست سے شکریہ سننا بلکل بھی نہیں پسند مجتبیٰ

نے حریم کو

دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا چلو اب میں چلتا ہو ورنہ میری ممی نے میرا کچومر بنا دینا ہے

حریم کے چہرے پر ہی نظر رکھتے ہوئے مجتبیٰ نے کہا

ٹھیک ہے جاؤ اور مامی اور عبیر کو سلام دینا اور اگلی بار

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اکیلے مت مامی اور عبیر کو لے کرانا۔۔

بلکل ساتھ لے کراؤں گا اگر آپ نے مجھے یوں دوستوں کے بیچ

بیٹھے اچانک سے کال کرکے نہ بلایا مجتبٰی نے حریم کو تنگ کرتے ہوئے کہا

تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے

میرے بلانے پر احسان کرکے آجاتے

ہو بس زبردستی۔ حریم نے نظروں کا فوکس مجتبٰی کے

چہرے کو رکھتے ہوئے کہا۔

نہیں زبردستی تو میرے والد صاحب بھی مجھ پر نہیں کر سکتے

وہ تو مجھے بس تم سے لگاؤ اتنا ہے اسلئے چلا آتا ہوں

اور مجھے تم پر مان اتنا

ہے اسلئے ہمیشہ تمھیں تمہارے دوستوں

کے بیچ میں سے بلانا پڑتا ہے۔

آپ حکم کیا کرے یہ بندہ حاضر ہے مجتبٰی نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چلواب میں چلتاہو ورنہ یہ تمہارا کزن مجھے نظروں سے ہی کھاجائے گا مجتبٰی نے حریم کے

پیچھے لاؤنج کے دروازے پر

کھڑے شہرام کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

حریم نے مجتبٰی کی نظروں کے تعاقب میں پیچھے دیکھاتو

شہرام کو کھڑے پایا

مجتبٰی ایک آخری بار دوبارہ حریم کو خداحافظ کرکے اور

شہرام کی طرف ہاتھ ہلایااور گیٹ سے باہر نکل

گیا۔۔

حریم مجتبٰی کے جانے کے بعد اندر کی طرف بڑھی اور حریم حیران ہوئی کے شہرام ابھی بھی

وہی کھڑا تھااور سگریٹ پی رہاتھا

کیاہوا آپکو کچھ چاہیئے تھا۔۔ حریم نے پاس آکر پوچھا۔ حریم کو

یوں پاس سے بنا کچھ کہیئے گزر جانا کچھ مناسب نہیں لگ رہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھا اسلئے پوچھ بیٹھی۔۔

تھوڑا سا وقت مل سکتا۔ شہرام نے حریم کے پوچھنے پر سگریٹ

کا ایک گہرا کش لیا اور پھر پوچھا۔۔

اس وقت ؟ حریم نے کہا۔

کیا کوئی بہت ضروری بات ہے ؟۔

حریم ابھی کچھ مزید بولتی کے شہرام کو خود کو سنجیدگی سے

تکتا پا کر خاموش ہو گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میں لون میں بیٹھی ہو جب اس زہر نوشی سے فرصت ملے تو

وہی آ جائیں گا۔ حریم نے شہرام کے ہاتھ میں پکڑے سگریٹ کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

حریم لون میں رکھی کرسیوں کی طرف بڑھ گئی

پیچھے شہرام حریم کی بات سمجھ کر ہلکا سا مسکرایا اور بجے

ہوئے سگریٹ کو فرش پر پھینک کر پاؤں سے مسلا

تمھیں پتہ ہے اندر یہ بڑھے کیا کرنے کی سوچ رہے ہیں؟ شہرام

نے حریم کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

کیا کرنے کی سوچ رہے ہیں؟ حریم کو شہرام کی بات کی سمجھ

نہیں آئی تھی

تمہارا اور میرا رشتہِ کرنے کی سوچ رہے ہیں؟ شہرام نے اپنی

نظر حریم کے چہرے سے ایک منٹ کے لیے بھی نہیں ہٹائی

تھی۔

اور یہ آپ سے کس نے کہا۔ حریم نے سادہ سے لہجے میں

پوچھا۔۔

ممی اور گل بی کی باتیں سنی ہے۔ شہرام نے حریم کو

بتایا

اچھا۔ حریم نے بس اتنا ہی کہا۔

شہرام کچھ پل تو حریم کو دیکھتا رہا۔ پھر بولا

یہ تمھیں سمجھنا اتنا مشکل کیوں ہے۔ شہرام نے تھوڑا جھنجال

نادلز کلب
Clubb of Quality Content!

کر پوچھا۔۔

ایسا صرف آپکو لگتا ہے۔ حریم نے دوبارہ بھی تحمل سے جواب

دیا۔۔

حریم میرا تم سے بات کرنے کا مقصد یہی تھا کے ہم دونوں کو

بات کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر گھر والے ایسا کچھ سوچ رہے

ہیں یہ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ہم دونوں کو کم ذکم ایک پیج پر

ہونا چاہیے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجھے ایسا لگتا ہے کے تم مجھ سے ناراض ہو یا پتہ نہیں

مجھے سمجھ نہیں آتی تمہارا روّیہ سب کے ساتھ بہت اچھا ہے

ممی بابا یہاں تک کے تیمور سے بھی کافی اچھے سے بات

کرتی ہو۔

محسوس کیا ہے کے تم میرے میں نے پچھلے کچھ ہفتوں میں یہ

معاملے میں سرد مہری سے کام لیتی ہو۔۔

مجھ سے کھچی کھچی رہتی ہو۔ جب کے تم بچپن سے سب سے اچھی دوست میری تھی۔۔

چاہیئے میں پاکستان میں ہوتا تھا یا نہیں لیکن ہماری دوستی میں کوئی فرق نہیں آتا تھا۔ پھر یہ

سب کیوں میں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن سمجھ میں آ نہیں رہا کچھ

شہرام نے اپنے دماغ میں چلتی سب سوچوں کو حریم کو بتانے

کی کوشش کی

حریم تحمل سے شہرام کی ساری باتیں سن رہی تھی جب وہ بول کر

چپ ہوا تو حریم بولی۔

مجھے خوشی ہے کے آپ نے مجھ سے ڈائرکٹ بات کرنے کو ترجی دی۔

لیکن جیسا آپ سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرے اور آپ کے درمیان ایسا کوئی جواز نہیں جسکی بنا پر

میں آپکے معاملے میں سرد مہری برتھوں گی۔اور رہی بات بچپن

کے دوست ہونے کی تو یہ کوئی اتنا بڑھا مسئلہ نہیں کیونکہ

بچپن گزر گیا آپ بھی بڑھے ہو گئے اور میں بھی اور جہاں آپ

میں بہت سی چینجز ائے ہیں ویسے ہی میں بھی اب کافی بدل گئی ہو

اسلئے آپ کو ایسا محسوس ہو رہا ہے ہے حقیقت میں ایسا

کچھ نہیں۔۔

اور رہی بات گھر والے کیا سوچ رہے ہیں

تو یہ بات ہم گھر والوں پر چھوڑ دیتے ہیں وہ کیا فیصلہ لیتے

ہیں اور ہم سے کب بات کرتے ہیں اس بارے میں

ہاں گر آپکو اعتراض ہے اور آپکی یہ ساری بات کا مجھ سے

کرنے کا مقصد یہ تھا کے ہم ایک پیج پر ہو کر انکار

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کر دے یا میں انکار کر دو تو آپ کھل کر مجھ سے بات کر

سکتے ہیں۔۔۔۔آپ مایوس نہیں ہونگے۔ حریم نے نظر شہرام کے

چہرے پر رکھتے ہوئے کہا

شہرام بس حریم کو دیکھتا گیا کتنے اچھے طریقے سے وہ بولتی

تھی سامنے والے کو اسکی بری سے بری بات بری نہیں لگ سکتی تھی۔

مس حریم آپ بلکل غلط سمجھی ہے میں نے اصل میں ایک

پیج پر ہونے والی بات کسی اور وجہ سے کی تھی۔۔

اور کیا میں وہ وجہ جان سکتی ہو؟ حریم نے پوچھا۔

وہ میں بس یہ جاننا چاہتا کے تم اور مجتبیٰ میرا مطلب ہے اگر

ایسا کچھ ہے تو میں ممی کو ماموں سے بات کرنے سے روک

دوں؟ شہرام نے اب نظریں کچھ چرتے

ہوئے کہا

شہرام کی بات سن کر حریم بے اختیار ہنس دی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شہرام حریم کو یوں ہنستے ہوئے دیکھ کر کچھ حیران ہوا

حیرت ہے یہ آپ جیسا بروڈ مینڈیٹ بندہ کہہ رہا ہیں۔ جو ساری

زندگی خود باہر رہا ہے۔

خیر ویسے تو یہ بڑھا ذاتی سوال ہے لیکن کیونکہ آپ میرے بچپن کے دوست ہونے کہا دوا

کرتے ہیں۔

اور با قول آپکے

ہمارے گھر والے کچھ سوچ رہے ہیں تو میں آپکو بتادیتی

ہوں۔۔

مجتبٰی نہ ہی میرا کوئی عاشق ہے نہ ہی محبوب اور شاید نہ ہی دوست

مجتبٰی اور میرا تعلق ان سب چیزوں سے آزاد ہے نہ وہ میرے

لیے عزت اور لگاؤ سے زیادہ کوئی جذبہ رکھتا ہے اور نہ ہی اس سے

زیادہ میں اس کے لیے کچھ محسوس کرتی ہو

مجتبٰی اور میرے رشتے کو کسی بھی قسم کے ٹائٹل کی ضرورت نہیں ہے

شہرام بس حریم کو سنتارہ گیا تھا وہ لڑکی انتہا کی صاف گو

تھی۔اگر اسکا لہجہ اتنا ٹھہرا ہوا نہ ہوتا تو سامنے والے کو حریم

کے الفاظ برلگنے کیلیئے کافی تھے۔ورنہ شرمندہ

تو ہی جاتا۔

میں سمجھ گیا۔شہرام بس اتنا ہی کہہ سکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجھے خوشی ہے اس چیز کی۔ حریم نے اتنا کہا اور اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

آپکو مزید کوئی بات کرنی ہے تو بتائیے ورنہ اجازت دے کل
یونی جانا ہے تو اب سو جانا چاہیئے مجھے۔
نہیں تم جاؤ سو جاؤ۔
حریم اس سے پہلے کے مڑ کر اندر کی طرف بڑھتی کے ایک
بار پھر سے شہرام کی آواز آئی۔۔
شکریہ حریم۔ شہرام نے اتنا کہا اور خود بھی اپنی جگہ سے اٹھ
کھڑا ہوا اور حریم کے برابر آگیا۔۔

حریم نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔اور بس اندر کی طرف قدم
بڑھا دیئے۔ حریم سے دو قدم پیچھے ہی شہرام بھی چل رہا تھا

شیرین بیگم کو اپنے گھر میں شفٹ ہوئے 2 دن ہو گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شرین بیگم اس وقت الوئنج بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔۔

کیاہو گیاہے ممی جب سے افریدی ہاؤس سے ائی ہے کافی چپ چپ ہیں

اگر یہاں نہیں دل لگ رہاتو ہم وہاں جاکر رہ سکتے ہیں۔مجھے

یقین ہے کہ ماموں کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔شہرام نے ماں

کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہاں مجھے پتہ ہے میرے بھائیوں کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔لیکن

بیٹے یہ ماں کے نام پر اپنی دلی خواہش نہ پوری کرنے کا سوچ کیونکہ ایسا میں نے ہونے نہیں

دینا۔

میں سمجھا نہیں ہوں ممی کیا کہنا چاہتی ہیں۔شہرام نے لاؤنج میں نظر ڈرتے ہوئے کہا

میں نے ایک بات سوچی ہے شہرام لیکن اس بار میں کوئی عمل

کرنے سے پہلے تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔تاکہ پچھلی بار کی

طرح دوبارہ نہ مجھے شرمندہ نہ کردینا۔شیرین بیگم نے سنجیدگی

سے شہرام سے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں حریم کے لیے بھائی سے بات کرنا چاہتی ہوں۔شیرین بیگم

نے نظریں شہرام کے چہرے پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

حریم کے بارے میں کیا بات کرے گی ماموں سے شہرام کو

سمجھ نہ آئی

تمہارے اور حریم کے رشتے کے بارے میں بات کروگی۔شیرین

بیگم نے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے

کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شہرام تو اپنی ماں کی بات سن کر حیران ہو گیا تھا۔اُسے سمجھ

نہیں آرہا تھا کے اس وقت کیا بولے۔۔

مجھے یہ بتاؤ اگر تم رضامند ہو یا نہیں۔اور اگر تم رضامند نہیں تو ابھی بتاؤ مجھے میں یہ بات آج

یہی تمہارے اور میرے بیچ

ختم کردوں گی۔میں پچھلی بار والی غلطی ہرگز نہیں کروگی۔

مجھے میری بتیجی عزیز ہے اور میں بار بار تم سے

اسکی تزلیل نہیں کرواؤ گی۔ شیرین بیگم کی نظریں ابھی بھی

شہرام کے چہرے پر تھی۔۔

ممی میں اپنی پرانی حرکت پر شرمندہ ہ

بیو قوف تھا جو وہ حرکت کر گیا تھا

لیکن اب ایسا نہیں ہو گا میں راضی ہوں مجھے کوئی مسئلہ نہیں

آپ جب چاہیئے ماموں سے بات کر سکتی ہیں۔ شہرام نے جیسے

شیرین بیگم کی آدھی پریشانی ختم کر دی تھ

ویسے یہ اتنا اچھا خیال آپکے دماغ میں کیسے آیا۔۔ یقیناً گل کا آئیڈیا ہو گا

انکا بس نہیں چلتا حریم اور میری

شادی اجّ ہی کروادیں۔

۔شہرام نے ہستے ہوئے کہا۔۔

نہیں اس بار گل نے مجھ سے کوئی بات نہی کی وہ اپنی بتیجی

Clubb of Quality Content!

پر جان دیتی ہے بلا خود کیوں اس لڑکے

کے لیے دوبارہ بات کرے گی جو پہلے سب کے منہ پر انکار کر گیا تھا۔شیرین بیگم

کی بات پر شہرام نے پہلو بدلہ

اس دن حریم اور مجتبٰی کو ساتھ دیکھا تو دل ڈر سا گیا تھا کے کئی حریم اور مجتبٰی لیکن

ایسا کچھ نہیں ہے میں نے گل سے پوچھا ہے

۔شیرین بیگم نے مسکراتے ہوئے

کہا۔۔

ارے ممی ٹینشن نہ لیں حریم آفریدی کا نصیب اس ناچیز

کے ساتھ ہی لکھا گیا ہے۔شہرام نے اپنی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا۔۔

اور رہی بات حریم اور مجتبٰی کی تو وہ میں بات حریم سے کر چکا ہو

ایسا کچھ نہیں ہے۔شہرام نے اب اپنی ماں کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اور تمھیں یہ بات کرنے کی اس سے کیا ضرورت تھی۔شیرین

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بیگم نے اب غصے سے شہرام کو دیکھا۔۔

میں نے آپکی اور گل کی باتیں سن لی تھی کے آپ کیا سوچ رہی

ہے۔تو میرے ذہن میں جو سوال آرہے تھے میں نے جا کر اس سے پوچھ لیے

میں چاہتا تھا جب آپ مجھ سے اس بارے میں بات کرے تو میں

کسی بھی خیال یا بات کو دل میں رکھے بغیر پورے دل سے ہاں

کروں۔۔

شیرین شہرام کی بات پر مسکرا دی

بیٹھے ذرا خیال کرنا پاکستان بزنس کرنے آئے ہیں محبت کرنے نہیں

سوچ لے آپکی بتیجی سے محبت نہ ہوئی تو سب سے زیادہ

شکوہ بھی آپکو ہی ہو گا۔

وہ تو ویسے بھی اتنا کم بولتی ہے شکوہ کیا ہی کرے گی

شادی کے بعد یہی شہرام بولے گا کے ممی یہ آپکی بتیجی چپ

چپ ہی نہیں ہوتی

ارے وہ بولنے کا وعدہ کرے میں کبھی شکوہ نہیں کرو گا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔شہرام نے پورے دل سے کہا۔۔

ٹھیک ہے سنڈے کو چلتے ہیں پھر بھائیوں کی طرف اور اس

نیک کام کو سرانجام دیتے ہیں۔شیرین بیگم نے شہرام کو بتایا

شہرام کو پاکستان میں بزنس سنبھالے دو ہفتے ہو گئے تھے

شہرام نے ان دو ہفتوں میں سارے کام کو سمجھا شہرام نے

بزنس پڑھا تھا اور یو کے میں بزنس کیا بھی تھا اور وہ اپنے کام میں بہت اچھا تھا۔شہرام کو بزنس

کرنا خوب آتا تھا۔

لیکن شہرام نے سارے ریکارڈز دیکھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ساری فائلز چیک کی وہ بزنس کو پوری طرح سنبھالنا چاہتا تھا۔

اپنی مرضی سے بزنس کرنا چاہتا تھا۔لیکن شہرام کو جو بات

بلکل نہیں پسندائی تھی وہ یہ تھی کے شہرام کے علاوہ بھی اس

بزنس میں ایک اور پارٹنر تھا

شہرام کو جو چیز پسند نہیں ائی تھی کے نہ ہی دوسرا

پارٹنر بزنس میں کسی قسم کی مدد کر رہا تھا نہ ہی اس نے ان

ہفتوں میں ایک بار بھی چکر لگایا۔

آسے کچھ خاص اور آفس میں موجود اسٹاف سے پوچھنے پر بھی

نہیں معلوم ہوا۔

شہرام یہی سب سوچ رہا تھا۔جب کچھ سمجھ نہیں آئی تو رضا

صاحب سے بات کرنے کا سوچ کر۔اپنے باقی کے کاموں میں

مصروف ہو وگیا۔۔

لڑکی دیکھ کر چلو یہ کہاں چلی آرہی ہو۔ تیمور نے غصے سے لڑکی کو کہا جس کی ابھی تیمور کے

ساتھ زوردر ٹکر ہوئی تھی۔

میں تو دیکھ کر ہی چل رہی ہوں۔ لیکن لگتا ہے آپکو زیادہ شوق ہے پیاری لڑکیوں سے ٹکرا کر

بحث کرنا۔سامنے سے بھی ٹکے کا جواب ملا تھا۔

تم ہو کون اور میرے گھر میں کر کیا رہی ہوں۔ تیمور کو لگا شاید یہ لڑکی غلطی سے اس گھر میں آگئی ہے جانا اسے کئی اور گا۔

کیا مطلب آپ کا گھر ؟۔۔۔وہ لڑکی چیخ ہی تو پڑی تھی۔

آرام سے بولو لڑکی میں تمھارے سامنے ہی کھڑا ہوں چیخنے کی کیا ضرورت ہے۔

آپ ہے کون اور کس حق سے اس گھر کو اپنا گھر کہہ رہے ہیں۔

۔آپکو دیکھ کر لگتا نہیں ہے کے آپکے پاس کوئی موٹر سائیکل بھی ہو گئی۔یہ گھر تو ذرا دور کی بات ہے لڑکی نے آفریدی ہاؤس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

تیمور کو اس لڑکی کئی باتیں سن کے صدمہ حیرت اور غصہ دونوں آرہا تھا۔

اور اگر میں کہوں کے یہ پورا کا پورا گھر میرا ہے اور میرے پاس بائک کی جگہ گاڑی ہے تو ۔ تیمور نے اپنی دفاع میں کہا۔

تو میں کہوں گی کے جاگ جائے ورنہ بائک سے بھی ہاتھ دو بیٹھے گے

ابھی تیمور مزید کچھ اپنے حق میں بولتا کے پیچھے سے مجتبٰی کی آواز آئی۔

عبیر تم ابھی تک یہاں ہو اندر کیوں نہیں گئی۔

مجتبٰی نے عبیر سے کہا جو

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

تیمور کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی

جا رہی تھی بھی بس اندر ہو لیکن اتفاق سے نیند میں چلتے لوگ نظر آئے تو رُک گئی تھی۔

مجتبٰی نے آگے بڑھ کر تیمور کو سلام کیا اور گلے لگایا۔ عبیر بس یہ سوچ رہی تھی کے مجتبٰی اس کھروس انسان کو کیسے جانتا ہے۔ کئی واقعی اس آدمی نے یہ گھر خرید تو نہیں لیا؟ عبیر سوچ رہی تھی۔ عبیر نے پھر ایک نظر تیمور کو دیکھا۔ نہیں نہ ممکن اسکو دیکھ کر لگتا نہیں کے اسکے پاس بائک کے علاوہ کچھ ہو گا۔ شاید بائک بھی نہ ہو وہ بھی زیادہ ہے اسکی پرسنلٹی کے حساب سے

۔ عبیر یہ سب سوچنے میں مگن تھی جب مجتبٰی کی آواز ائی۔

عبیر چلو اندر کیا یہی کھڑے رہنے کے لیے ائی تھی۔ مجتبٰی کی آواز پر عبیر ہوش میں ائی اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔ جانے سے پہلے عبیر تیمور کو ایک لک دینا نہیں بھولی تھی۔ جسکا مطلب تیمور اچھی سے سمجھ گیا تھا۔

تیمور جو آفریدی ہاؤس شیریں بیگم کے کام سے آیا تھا اور واپس گھر ہی جانے والا تھا کے عبیر سے ملاقات ہو گئی۔ تیمور کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کے وہ مجتبٰی کی بہن ہو سکتی ہے۔

وہ تو شکر تھا مجتبٰی آ گیا ورنہ اجّ افریدی ہاؤس میں جنگ

کے امکان پورے تھے۔

تیمور نے اب گھر جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا مجتبٰی کی وجہ سے اور دونوں اب وہی لون میں موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے

معصومہ کچن میں موجود کافی بنا رہی تھی۔کے عبیر نے معصومہ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

عبیر مجھے پتہ ہے کون ہے۔

یار یہ غلط بات ہے آپکو ہمیشہ کیسے پتہ چل جاتا ہے کے یہ عبیر ہے کوئی اور بھی تو ہو سکتا ہے ۔عبیر نے منہ بناتے ہوئے ہاتھ معصومہ کی آنکھوں سے ہٹایا اور معصومہ کے سامنے آتے ہوئے معصوم اکو گلے لگایا۔کیونکہ ہمارے خاندان میں ایک ہی پیس ایسا ہے۔معصومہ نے عبیر کا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا

آپ میری تعریف بھی کر سکتی تھی عبیر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

عبیر بی بی اگر تمہاری تعریف کر دی تو تم زمین پر کیسے اؤ گی۔

۔

Clubb of Quality Content

یہ بھی ٹھیک کہا۔ عبیر خود ہی معصومہ کی بات پر ہنسنے لگی۔

مجھے بھی کافی

پینی

ہے میرے لیے بھی بنادو۔۔۔۔ عبیر اب شیلف پر بیٹھ کر معصومہ کو

۔حکم دے رہی تھی

یہ فرمائشی پر گرام پورے کروانے آتی ہو نہ تم بس یہاں۔ معصومہ نے اسکے انداز کو دیکھتے

ہوئے کہا۔

بیٹا اگر میں 1 مہینہ نہ اؤ تو میرے بھائی کے ہاتھ مجھے لانے کے سندیسے بجوانے والوں میں

سب سے اوپر لسٹ میں تم ہوتی ہو۔

اسلئے جب کسی انسان کی ڈیمانڈ ہو تو

واسے اُس کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے جیسے ابھی میں اٹھا رہی ہوں

۔اسلئے اب زیادہ باتیں نہیں کرو میرے اور میرے بھائی کے لیے بھی کافی بنا

۔دو۔ عبیر نے کہا اور خود پاس پڑی فروٹ باسکٹ سے سیب اٹھا کے کھانے لگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تیمور جو مجتبیٰ کے لیے کافی کا بولنے آیا تھا معصومہ اور عبیر کی باتیں سن کر وہی باہر کھڑا ہو گیا

۔ تیمور کو خود نہیں پتہ چلا کے وہ مسکرا رہے۔

تیمور کچن میں گیا تو عبیر نے سیب کھاتے کھاتے بس تیمور کو گھورنے پر اکتفاء کیا زبان کو بند

ہی رکھا۔

معصومہ تیمور کی موجودگی محسوس کر کے اس سے کچن میں آنے کی وجہ

پوچھنے لگی۔

تیمور نے دو کپ کافی کا بولا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

تیمور کے جانے کے بعد عبیر کی رکھی زبان پھر سے چلی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ویسے معصومہ یہ کون سی مخلوق کو گھر میں جگہ دے دی ہے

آپ لوگوں نے جو دن چڑھے بھنگ پی کر اس گھر کو اپنا گھر کہہ رہا تھا۔

پہلے تو مجھے اس پر غصّہ

۔آیا کے پتہ نہیں کون پاگل ہے جو نشے کر کے گھر میں گھس گیا ہے

لیکن اب سمجھ ائی کے کوئی ملازم ہے تیمور جو ابھی تک گیا نہیں تھا سن کے شدید حیرت میں چلا گیا تھا۔ حیرت ختم ہوئی تو غصّہ آیا کے کیا لڑکی تھی۔اور مزید غصّہ معصومہ کے قہقے کی آواز نے دلایا۔

لڑکی کچھ بھی مت بولا کرو۔وہ تیمور آفریدی ہے شیرین پھپھو کے چھوٹے بیٹے۔ معصومہ کے بتانے پر عبیر کو جھٹکا لگا اور شیلف سے اتر گئی۔

نہ کرو یار میں نے تو سنا تھا اُنکے بیٹے بارے ہینڈسم ہے۔میرا دل ٹوٹ جانا ہے اسلئے جلدی سے کہہ دو کے یہ کوئی ملازم حسین ہیں۔ عبیر کی حالت دیکھ کر معصومہ کو ہسی آرہی تھی۔

اور تیمور جو ابھی تک باہر کھڑا تھا خود کے لیے ایسی باتیں سن کر شدید کوفت ہو رہی تھی۔

اللہ کا نام لو۔لڑکی اتنے اچھے بھلے لڑکے کو تم نے کیا بنادیا ہے۔اور لڑکی وہ ڈاکٹر ہے جسکو تم نے ملازم حسین بنادیا ہے ۔معصومہ ابھی بھی ہس رہی تھی۔

شُکر کرو سنا نہیں ہے اُنہوں نے معصومہ نے عبیر سے کہا جو حیرت میں مبتلا تھی

جب کافی دیر تک عبیر کچھ نہ بولی تو معصومہ نے پوچھا کیا ہوا۔

Clubb of Quality Content

یار میں وہ بس سوچ رہی تھی کے اگر وہ ملازم حسین ڈاکٹر بن گیا ہے تو میں بھی انشاءاللہ جاؤ گی

۔

تیمور سے اب مزید سنا نہیں جا رہا تھا اسلئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ملازم حسین حد ہی ہو گئی ہے تیمور نے سوچا اور باہر مجتبیٰ کے اور پاس چلا گیا۔

حریم نے ایک جینٹس شرٹ لینی تھی۔

اور اسی وجہ سے پچھلے ایک گھنٹے سے مال میں موجود سب دکانوں سے ہوئی تھی پر اسے اپنی مرضی کی کوئی چیز نہیں ملی تھی۔

کچھ بھی نہ لینے اور وقت ضائع ہونے کا افسوس الگ تھا اوپر سے کوئی بھی کیب نہیں مل رہی تھی۔

آج کے دن کچھ اچھا بھی ہونا ہے یا نہیں حریم یہی سوچ رہی تھی۔

کافی دیر کیب کے انتظار میں کھڑی رہنے کے بعد حریم نے مال سے کچھ فاصلے پر مین روڈ سے رکشا لینے کا فیصلہ کیا۔

حریم مین روڈ تک آئی یہاں بھی اب حریم کو مایوسی ہوئی کوئی رکشا یا ٹیکسی نہیں مل رہی تھی

۔حریم کو اب خود پر غصّہ آ رہا تھا کے وہ اس نے کیوں ڈرائیور کو واپس بھجا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پندرہ منٹ گزر چکے تھے حریم کو وہاں کھڑے۔کچھ دیر مزید گزرا تو حریم کے پاس ایک گاڑی رکی۔حریم نے غور سے دیکھا تو گاڑی میں ایک لڑکی اور گاڑی چلانے والا لڑکا تھا۔

لڑکی نے اپنی طرف کا شیشہ نیچے کیا

لڑکی نے حریم کو سلام کیا۔

حریم نے لڑکی کے سلام کا جواب دیا اور مزید کچھ نہ بولی۔

کیا بات ہے آپکو کوئی مثلا ہے یہ میں جانا ہے آپکو تو ہم آپ کو ڈراپ کر سکتے ہیں۔گاڑی میں موجود لڑکی نے بہت مخلصانہ انداز میں حریم سے پوچھا۔

نہیں میں نے اپنے ڈرائیور کو کال کر دی ہے وہ کچھ وقت میں آتا ہی ہو گا۔بہت شکریہ آپکا حریم نے اپنی بات پوری کی اور نظر گاڑی میں موجود آدمی پر پڑی جو بلکل سامنے دیکھ رہا تھا۔

دیکھئے شام ہو رہی ہے اور اس طرح آپکا یہاں یوں کھڑا رہنا اچھا نہیں ہے ہم سے آپکو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہو گا۔آپ بیٹھتے ہم آپکو باحفاظت آپکے گھر چھوڑ دینگے۔اس بار بولنے والا گاڑی میں موجود آدمی تھا اس آدمی نے ابھی بھی سامنے دیکھتے ہوئی اپنی بات مکمل کی تھی۔

حریم نے کچھ سوچتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گاڑی میں بیٹھ کر لڑکی کے پوچھنے پر ایڈریس بتایا اور گاڑی آگے بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حریم نے سارے راستے باہر دیکھا کے وہ سہی راستے پر جا رہے ہیں یہاں نہیں۔

اور پچیس منٹ کے بعد گاڑی آفریدی ہاؤس کے باہر کھڑی تھی۔

حریم نے دونوں کا شکریہ ادا کیا اور گاڑی سے باہر نکل گئی۔

اور گاڑی میں موجود آدمی نے پہلی بار حریم کو دیکھا جب وہ گھر کے دروازے کے باہر کھڑی دروازہ کلنے کا انتظار کر رہی تھی۔

سر چلیں ہم میٹنگ سے پہلے لیٹ ہی ہیں۔ گاڑی میں موجود لڑکی نے کہا۔

ڈرائیونگ سیٹ پڑ موجود آدمی نے کوئی جواب نہیں دیا اور حریم کو دیکھتے رہا۔

دروازہ کھولا اور حریم اندر چلی گئی۔

اُسکے بعد وہ گاڑی بھی آگے بڑھ گئی۔

کیا بات ہے اجّ تو بڑے لوگ آئے ہیں۔ حریم نے لون میں مجتبٰی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

یہ بڑے لوگ تو کافی دیر سے یہی موجود ہے اور گھر سے غائب لوگوں کے انتظار میں ہیں۔ مجتبٰی نے حریم کے گھر نہ ہونے پر کہا۔

یہ غائب لوگ کسی انتہائی اہم کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔

اور ایسا کونسا کام تھا جس نے ہمارے حصے کی لفٹ ہڑپ لی ہے۔۔۔ مجتبیٰ نے پوچھا۔

اب یہ توراز ہے مجتبیٰ صاحب یہ آپکو وقت آنے پر پتہ چل جائے گا۔

ارے بیٹھو مت اندر جاؤ وہ عبیر منہ بنائے گھوم رہی ہے کے میں آئی ہوں اجّ اور حریم آپی غائب ہے۔ جاؤ اس سے پہلے معاملات نازک صورتِ حال اختیار کر جائے۔ مجتبیٰ نے حریم کو کرسی پر بیٹھتے دیکھتے ہوئے کہا۔

پاگل انسان پہلے نہیں بتا سکتے تھے اب تو بات باتوں سے نکل گئی گی رشوت دینے پڑے گی ۔ حریم نے عبیر کے نہ ماننے کا سوچتے ہوئے کہا۔

اجّ تو عبیر حق پر ہے اسلئے مجھے افسوس نہیں ہے تمھارے لیے۔۔۔ مجتبیٰ نے کندے اچکتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ظالم۔۔۔ حریم نے مجتبیٰ کو اتنا کہا اور اندر کی طرف بھر گئی مزید یہاں رکھتی تو اندر کے حالات ہاتھ سے نکل جانے تھے۔

ارے دیکھوں تو اجّ مصروف لوگ آئے ہیں۔ حریم نے عبیر کو سعدیہ بیگم کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھتے دیکھا۔

عبیر نے حریم کی موجودگی کو کسی کھاتے میں لائے بغیر چپس کے پیکٹ کے ساتھ انصاف کرتی رہی۔

حریم عبیر کے پاس آکر بیٹھی اور عبیر کے سامنے ٹیبل پر رکھے چپس کے پیکٹ میں سے ایک اٹھایا۔

حریم جانتی تھی کے اب معاملات سنگین ہے سامنے سے رد عمل نہ آنے کے پورے خدشے ہے اسلئے حریم نے مقابل کی کمزوری پر ہاتھ ڈالا یعنی کے چپس کے پیکٹ پر۔اور حریم کا نشانہ سہی جگہ لگا تھا۔

پھوپھو انہیں بولے کے میرے ساتھ زیادہ فری نہ ہو میری چپس واپس کرے۔۔۔ عبیر نے سعدیہ بیگم سے کہا۔

واپس کرو حریم میری بیٹی کی چپس۔۔۔ سعدیہ بیگم نے حریم کو کہا۔

اپنی اس بیٹی کو بولے کے مجھ سے خود واپس مانگے آپکو کیوں بیچ میں لے کر آرہی ہے۔ حریم نے عبیر کے چشمے کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

پھوپھو انہیں بولے کے میری چشمے کو بھی ہاتھ نہیں لگائے۔ عبیر نے ایک اور مطالبہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور سعدیہ بیگم نے پھر سے عبیر کے الفاظ دورائے عبیر کچھ سعدیہ بیگم کو کئے اور وہ نے کرے نہ ممکن اور یہ بات حریم اچھی سے جانتی تھی کے دونوں پھوپھو بتیجی ایک ٹیم میں ہے اور حریم کی ٹیم کمزور ہے۔

اسلئے حریم نے چپس واپس کر دی۔

اور اٹھ کے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

یہ کیا پھوپھواجّ توانہوں نے مزید نہیں منایااجّ تو غلطی بھی انکی تھی میں انکا کب سے انتظار کر رہی ہوں اور وہ اتنا لیٹ ائی ہے اور اب مجھے ماننے کی بجائے وہ چلی گئی ہے۔

کئی وہ مجھ سے تو نہیں الٹا ناراض ہو گئی۔عبیر نے سعدیہ بیگم کے کندے سے سر اٹھا کے اُنھیں دیکھا۔

لگ تو رہا ہے ایسا ہی کچھ ہے سعدیہ بیگم نے کچن کی طرف دیکھتے کہا۔

حریم جو کچن میں گئی تو حیران ہوئی۔

تیمور تم یہاں کیا کر رہے ہو۔حریم نے بے اختیار پوچھالیا۔

کیوں کزن میں نہیں یہاں آسکتا۔۔۔۔تیمور نے ذرا سنجیدگی سے پوچھا۔

ارے نہیں میں تو ایسے اچانک دیکھ کچھ حیران ہو گئی اسلئے پوچھ لیا۔حریم نے کہا۔

ہاں حیرت ہے اجّ سب کو میرے یہاں ہونے سی حیرت ہے۔۔ تیمور نے کچن کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں عبیر کھڑی تھی۔

عبیر نے تیمور کی بات سن لی لیکن ابھی حریم کی موجودگی کے وجہ سے آئندہ کبھی اپنا حساب چکتا کرنے کا سوچتی وہ حریم کی طرف بڑھی۔

عبیر نے پیچھے سے حریم کو گلے لگایا۔

اب کیوں آئی ہو کچھ دیر پہلے تک میری شکل دیکھنے کی روادار نہیں تھی۔

ہاں تو غلطی بھی تو آپکی تھی نہ عبیر نے کہا۔

تو پھر اب کیوں ائی ہو جب غلطی میری تھی۔ حریم نے تیمور کی پلیٹ سے سیب کا پیس لے کر کھاتے ہوئے کہا۔

کیوں کے اب میری گیم مجھ پر ہی ڈھال رہی ہے۔اب الٹا مجھ سے ناراض ہو گیٔ ہے اور آپکو پتہ ہے کے مجتبٰی یہ بابا کو پتہ چل گیا کے آپکو ناراض کر کے واپس گھر گئی ہو تو میری پاکٹ منی پر گہرا اثر ہونا ہے۔اسلئے میرے لیے بہتر یہی ہے کہ معاملات ہائی کوٹ میں نہ جائے ۔۔۔ عبیر نے بھی تیمور کی پلیٹ سے سیب کا سلائس لیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی تیمور کو لکھ دینا نہیں بھولی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اچھا میں جا رہی ہوں باہر پھوپھو پاس عبیر ایک دم سے باہر بھاگ گئی۔

یہ کیا چیز ہے۔ عبیر کے جانے کے بعد تیمور نے حریم سے پوچھا۔

ارے آرام سے بولو اُسکی پھوپھو اور تمہاری مہمانی نے سن لیا نہ تو سمجھو گئے تم۔ حریم نے تیمور کو راز دانا انداز ہ میں بتایا۔

میں تو سمجھ تھا یہاں بس ایک ہی پھوپھو بتیجی کا انہو کا پیار ہے (تیمور نے حریم اور گل ُ کے بارے میں کہا لیکن یہ تو پورا خاندان ہی پھوپھو بتیجی پر چل رہا ہیں

دیکھ لو یہ پاکستان میں تو ایسے ہوتا ہے یو کے جا کر مس کرنے والے ہو سب۔

اصل میں اُسی سلسلے میں آپ سے بات کرنے آیا تھا۔

ٹھیک ہے میں چائے بناتی ہو لون میں چل کر آرام سے بات کرتے ہیں پھر تیمور نے سر اثبات میں ہلایا اور حریم چائے بنانے لگی۔

میں بہت زیادہ زیادہ کنفیوز ہو میں واپس جانا بھی چاہتا ہو اور نہیں بھی۔ تیمور نے بات شروع کی حریم اور تیمور دونوں اس وقت باہر لون میں موجود تھے۔

اور ایسا کیوں ہے جہاں تک مجھے یاد ہے کچھ ہفتے پہلے تک تم 1 بہت کلیئر تھے کے تمھیں واپس جانا ہے۔ حریم نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

ہاں مطلب میں ابھی بھی جانا چاہتا ہوں۔ لیکن جب اب میں یہاں پاکستان میں ساری فیملی کو دیکھتا ہوں ایک ساتھ خوش تو میرا یہ سب چھوڑ کے جانے کا دل نہیں کرتا۔اور جب میں اپنا اور اپنے کیریئر کا سوچتا ہوں تو مجھے لگتا ہے واپس چلے جانا ہی میرے لیے سب سے اچھا آپشن ہے۔

اور آپ سے بات کرنے کا بھی میں نے اسلئے سوچ کے یہاں مجھے پتہ ہے کے مجھے مشورہ مل سکتا ہے۔اور اگر ممی سے بات کرتا تو وہ یہی کہتی میں رُک جاؤ لیکن میں سوچ سمجھ کے فیصلہ کرنا چاہتا ہو

بہت اچھی بات ہے تیمور کے تم سوچ سمجھ کے فیصلہ کرنا چاہتے ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لیکن میرا یہی مشورہ ہے اس معاملے میں تم میری بھی رائے نہ لو میں قدر کرتی ہوں کے تم نے مجھ سے اپنی بات شیئر کی۔

لیکن تیمور یہ تمہاری زندگی کا ایک اہم فیصلہ ہے اور تمھیں چاہیئے کے تم خود سوچ سمجھ کے ہی کسی نتیجے پر آؤ زبردستی نہیں کرو خود کے ساتھ

ابھی تمھارے یہاں کچھ اور دن باقی ہے تو اچھی سے رہو یہاں سوچوں ہر چیز کو دیکھ لو پھر جو صحیح لگے وہ کرو اپنے لیے سب سے پہلے سوچوں

تیمور نے حریم کی ساری بات سنی اور اب تیمور کافی حد تک پر سکون ہو گیا تھا۔

پتہ ہے کزن تم بہت اچھا بولتی ہو۔ تیمور نے دل سے حریم کی تعریف کی۔

شکریہ۔۔۔۔۔ حریم نے اتنا ہی کہا۔

ضیاء صاحب اپنے کمرے میں کوئی کتاب پڑھ رہے تھے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

ضیاء صاحب نے اندر آنے کی اجازت دی۔ آنے والا شہرام تھا۔

ضیاء صاحب نے شہرام کو اندر آتے دیکھ کتاب سائڈ ٹیبل پر رکھ دی۔

کیسے ہے بابا آپ۔۔ شہرام نے بیڈ کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں تو ٹھیک ہو برخوردار تم کیسے ہو۔ آفس کیسا جارہا ہے۔

آفس کا تو نہ پوچھے برا مشکل کام ہے پہلے سے کسی چلتی کمپنی کو سنبھالنا۔ شہرام نے کہا۔

ارے کوئی بات نہیں ہے شروع شروع میں لگتا ہے ایسا لیکن ایسے ہی سیکھو گے اور اپنے کام میں آگے بھی جاؤ گے۔ اور ویسے بھی جہاں کوئی مشکل ہوتی ہے تو میں ہوں نہ میرے سے ہر قسم کی مدد ملے گی تمھیں۔ ضیاء صاحب نے شہرام کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا۔

بہت شکریہ بابا۔ میں آپ کو مایوس نہیں کروگا

مجھے پورا یقین ہے اس بات کا۔ضیاء صاحب نے کہا۔

یہاں ابھی میرا آنے کا مقصد آپ سے ایک بات پوچھنا تھا۔شہرام نے اپنے آنے کی وجہ بتائی ۔ضیاء صاحب نے آگے بولنے کا اشارہ کیا۔

بابا میرے علاوہ رائل انڈسٹری میں ایک اور پارٹنر ہے وہ کون ہے۔اور آپ مجھے اس بارے میں کیوں کچھ نہیں بتایا۔

ضیاء صاحب کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے۔

کیونکہ رائل کمپنی میں شروع سے ہی دوسرا پارٹنر موجود تھا۔اور میں نے تمھیں اسلئے نہیں بتایا کیونکہ میں تمہاری طبیعت سے واقف ہوں تمھیں شراکت داری کا پتہ چلتا تو تم وہ بزنس نہ سنبھالتے اور میں چاہتا تھا کے تم رائل انڈسٹری ہی سنبھالو۔رضا صاحب نے اپنی بات پوری کی اور کتاب دوبارہ سے اٹھالی۔اور شہرام سمجھ گیا تھا مزید وہ کوئی بات نہیں کریں گے۔

شہرام بھی اٹھ کے باہر چلا گیا۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: